پگڑی کے متبادل طریقہ میں چند ترمیمات!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

تمام علماء اور فقہاء کے نزدیک پگڑی کے طور پر بیع وفروخت کا موجودہ طریقۂ کار حرام ہے، اس لیے کہ اس میں سود کا عنصر پایا جاتا ہے۔ عرض یہ ہے کہ اگر اس طریقۂ کار کو تبدیل کر کے مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کیا جائے تو کیا یہ شرعاً حلال ہے یا حرام؟ مثلاً:

اگر کوئی دکان پارٹنرشپ کی بنیاد پر کسی شخص کو بیچی جائے، ۷۵٪ (فیصد) خریدار کا اور ۲۵٪ (فیصد) مالک مکان کا ہو، شرائط یہ ہوں کہ: خریدار اس دکان کا قبضہ رکھے گا اور اس میں کاروبار کرے گا۔ اس کاروبار سے مالک مکان کا کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ صرف اپنے ۲۵٪ (فیصد) حصہ کا کرایہ وصول کرے گا جو کہ عام طور پر کرائے کا ۲۵٪ (فیصد) ہوگا، یعنی اگر دکان کا کرایہ مارکیٹ میں ۱۰،۰۰۰ (دس ہزار روپے) ہے تو مالک مکان کو ۲۵۰۰ (پچیس سو روپے) ملیں گے۔

دکان کے کاروبار میں جو بھی نفع یا نقصان ہوگا، وہ خریدار کا ہوگا۔

دکان بکنے کی صورت میں جو بھی نفع یا نقصان ہوگا، وہ اسی تناسب سے تقسیم ہوگا یعنی ۲۵٪ (فیصد) اور ۷۵٪ (فیصد) مالک مکان اور خریدار کا بالترتیب۔

دکان کی فروخت میں جو رقم بھی آئے گی، اس میں سے خریدار کی رقم پہلے منہا کر کے اس کو واپس کر دی جائے گی اور مالک مکان کا حصہ اس دکان میں منجمد رہے گا، اور جو بھی اگلا خریدار آئے گا' انہیں شرائط پر قائم رہے گا، یعنی ۲۵٪ (فیصد) اور ۷۵٪ (فیصد) کی ترتیب پر۔

اگر کسی صورت میں دکان نقصان میں فروخت ہوتی ہے تو مالک مکان اور خریدار اس نقصان کو ۲۵٪ (فیصد) اور ۷۵٪ (فیصد) کی بنیاد پر بالترتیب آپس میں تقسیم کریں گے۔

دکان کے کاغذات مالک مکان کے نام پر رہیں گے اور خریدار کو قبضہ تمام حقوق کے ساتھ دیا جائے گا۔

مستفتی: محمد یعقوب میمن، کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

سوال میں مذکورہ صورت مندرجہ ذیل ترمیمات کے ساتھ جائز ہے:

۱:......خریدار کو اس بات کا پابند نہ بنایا جائے کہ وہ اس میں کاروبار کرے گا، بلکہ خریدار کو اپنی ۷۵٪ (فیصد) ملکیت میں ہر قسم کے جائز تصرفات کا حق ہوگا، مثلاً: اسے حق ہوگا کہ وہ کرائے پر آگے دے دے، یا اپنا حصہ اپنے پارٹنر یا کسی اور کو فروخت کرنا چاہے تو اسے یہ اختیار حاصل رہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(فیصح) البیع (بشرط یقتضیه العقد...... أولا یقتضیه ولانفع فیه لأحد) (کشرط أن لایبیع الدابة المبیعة) فإنها لیست بأهل للنفع ۔‘‘

(ردالمحتار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج:۵،ص:۸۶، ط:سعید)

۲:......۷۵٪ (فیصد) دکان کا مالک صرف اپنے حصے کو بیچے، جس کے نفع ونقصان میں دوسرا فریق شریک نہیں ہوگا یا پوری دکان کو نفع ونقصان میں شرکت کے اعتبار سے بیچنے کے بعد اگر دوسرا خریدار اس بات پر راضی ہو کہ ۲۵٪ (فیصد) میں پہلا مالک شریک ہو جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

اسی شرط پر پوری دکان بیچنا کہ بعد میں ۲۵٪ (فیصد) حصہ اصل مالک کا ہوگا، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جب پورا مکان/ دکان فروخت کر دی تو ۲۵٪ (فیصد) والے کے لیے اپنا حصہ اپنے پاس رکھنے کا اختیار نہیں ہوگا، اس لیے یہ کہا جائے کہ ۷۵٪ (فیصد) والا اپنا حصہ فروخت کر دے، چاہے وہ ۲۵٪ (فیصد) والا لے یا کوئی تیسرا آدمی لے لے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(و) لا (بیع بشرط...... یقتضیه العقد ولایلائمه وفیه نفع لأحدهما......‘‘

(ردالمحتار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج:۵،ص:۸۵،۸۴، ط:قدیمی)

۳:......دکان کے کاغذات میں اس بات کی تصریح کرنی ہوگی کہ دکان میں دونوں فریقوں کی ملکیت ۷۵٪ (فیصد) اور ۲۵٪ (فیصد) ہے۔ یہ صحیح نہیں کہ کاغذات ابتدائی مالک کے نام ہوں اور خریدار کو صرف چند حقوق دیئے جائیں۔ بصورتِ دیگر اختیار کردہ طریقہ پگڑی سے مختلف نہیں ہوگا۔ اس لیے ۷۵٪ (فیصد) خریدنے والا اگر دکان اپنے نام پر کرنا چاہے تو اس کو یہ اختیار رہوگا، ۲۵٪ (فیصد) والے کے لیے اس میں رُکاوٹ بننا شرعاً جائز نہیں ہوگا۔ فقط اللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد انعام الحق	محمد عمران ممتاز

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی